www.KitaboSunnat.com

عمران اسلم ☆

فضائل القرآن از ابن کثیرؒ میں 'سبعہ احرف' پر مشتمل احادیث

اِس میں دو رائے نہیں ہیں کہ قرآن کریم کا نزول 'سبعہ اَحرف' پر ہوا ہے۔ جس کی تائید ان اَحادیثِ مبارکہ سے ہوتی ہے جن سے کتب اَحادیث وتفاسیر بھری پڑی ہیں۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی مشہور زمانہ تفسیر 'تفسیر القرآن العظیم' میں اس سلسلہ میں وارد ہونے والی متعدد اَحادیث کو یکجا کیا ہے۔ ذیل میں ہم 'تفسیر ابن کثیر' میں سبعہ اَحرف کے ضمن میں نقل شدہ تمام اَحادیث کو پیش کرنے کے بعد سبعہ اَحرف سے متعلق امام موصوف کا مؤقف واضح کرنے کی سعی کریں گے۔

◉ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَقْرَأَنِي جِبْرِيْلُ عَلٰی حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُنِي حَتّٰی انْتَهٰی إِلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» [صحيح البخاري: ۴۷۰۵]

''مجھے جبریل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا تو میں نے ان سے مراجعت کی اور میں مزید طلب کرتا رہا اور وہ (قرآن کے حرفوں میں) اِضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ وہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔''

◉ ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ کے طریق سے ایک روایت:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے اِسلام قبول کیا ہے میرے دل میں اِس بات سے زیادہ کھٹکا کبھی پیدا نہیں ہوا کہ (ایک دفعہ) میں نے ایک آیت تلاوت کی اور دوسرے شخص نے وہی آیت تلاوت کی تو وہ میری قراء ت سے مختلف تھی۔ پس میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھی ہے؟ تو اس نے کہا ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اس طرح پڑھائی ہے۔ پس ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے اور دونوں نے اپنی اپنی قراء ت پڑھ کر سنائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر دونوں کی تائید کی اور فرمایا:

«إِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِي وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِي، فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اِقْرَا الْقُرْآنَ عَلٰی حَرْفٍ، فَقَالَ مِيْكَائِيْلُ: بَلْ اسْتَزِدْهُ، حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ وَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ». [سنن النسائي الكبري: (۳۲۷/۱) حديث: ۱۰۱۳]

''میرے پاس جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام آئے۔ جبریل علیہ السلام میری دائیں جانب اور میکائیل علیہ السلام بائیں جانب بیٹھ گئے۔ جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ ایک حرف پر قرآن کی تلاوت کیجئے۔ میکائیل علیہ السلام کہنے لگے کہ اس پر اِضافہ کا مطالبہ کریں۔ حتیٰ کہ جبریل علیہ السلام سات حروف تک جا پہنچے جن میں سے ہر حرف شافی اور کافی ہے۔''

◉ ابن جریر طبری رحمہ اللہ کے طریق سے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یوں منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» [تفسیر ابن جریر: ۳۴/۱]

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا۔''

◉ مسند احمد بن حنبل میں ہے:

''عن أبي بن كعب قال: كنت في المسجد فدخل رجل فقرأ قراءة أنكرتها عليه ثم دخل آخر فقرأ قراءة سوى قراءة صاحبه، فقمنا جميعا، فدخلنا على رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله! إن هذا قرأ قراءة أنكرتها عليه، ثم دخل هذا فقرأ سوى قراءة صاحبه، فقال لهما النبي ﷺ: «اقْرَأْ»، فقرأ، فقال: «أَصَبْتُمَا». فلما قال لهما النبي ﷺ قال: كبر عَلَيَّ ولا إذ كنت في الجاهلية، فلما رأى الذي غشيني ضرب في صدري ففضت عرقا، وكأنما أنظر إلى الله تبارك وتعالى فرقا فقال: «يَا أُبَيُّ! إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، وَلَكَ بِكُلِّ رِدَةٍ مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا». قَالَ: قُلْتُ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ فِيهِ الْخَلْقُ حَتّٰى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ». [مسند أحمد بن حنبل: ۲۱۲۵۱]

''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص داخل ہوا اس نے ایک ایسی قراءت پڑھی جو مجھے اَجنبی معلوم ہوئی۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے پہلے شخص کی قراءت سے مختلف ایک اور قراءت پڑھی۔ چنانچہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایسی قراءت پڑھی ہے جو مجھے اجنبی معلوم ہوئی۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا۔ اس نے پہلے کی قراءت کے سوا ایک دوسری قراءت پڑھی۔ اس پر آپ ﷺ نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ ان دونوں نے قراءت کی تو حضور ﷺ نے دونوں کی تحسین فرمائی۔ اس پر میرے دل میں تکذیب کے ایسے وسوسے آنے لگے کہ جاہلیت میں بھی ایسے خیالات نہیں آئے تھے۔ پس جب رسول اللہ نے میری حالت دیکھی تو میرے سینے پر (اپنا ہاتھ) مارا جس سے میں پسینہ میں شرابور ہوگیا اور خوف کی حالت میں مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کو سامنے دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے اُبی! پروردگار نے میرے پاس پیغام بھیجا تھا کہ میں قرآن کو ایک حرف پر پڑھوں میں نے جواب میں درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمایئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ پیغام بھیجا کہ میں دو حرفوں میں پڑھوں، میں نے جواباً پھر درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمایئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے پیغام بھیجا کہ میں سات حرفوں پر پڑھوں۔''

◉ ابن جریر رحمہ اللہ کے طریق سے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ان الفاظ میں منقول ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، فَقُلْتُ: خَفِّفْ عَنْ أُمَّتِي، فَقَالَ: اِقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ رَبِّ! خَفِّفْ عَنْ أُمَّتِي، فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ مِنْ سَبْعَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ». [تفسیر ابن جریر: ۳۱۔(۱/۳۷)]

''اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حرف پر قرآن کی تلاوت کا حکم دیا۔ میں نے رب سے دعا کی کہ میری اُمت کے لیے آسانی کی جائے تو رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ تم دو حرفوں پر پڑھو۔ میں نے پھر دعا کی کہ میری اُمت پر آسانی کی جائے، اس کے بعد مجھے جنت کے سات دروازوں کی طرح سات حروف پر پڑھنے کا حکم ہوا جو کہ سب کافی اور شافی ہیں۔''

◉ ابن جریر رحمہ اللہ کے طریق سے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ان اَلفاظ میں بھی منقول ہے:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سورۃ نحل کی مجھ سے مختلف قراءت میں تلاوت کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے سنا اس کے بعد ایک اور شخص سے اس سے بھی مختلف قراءت سنی تو ہم تینوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان دونوں کو سورۃ نحل کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے اور ان دونوں کی قراءت اس سے مختلف ہے جو میں نے آپ ﷺ سے پڑھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ ان کے پڑھنے پر آپ ﷺ نے دونوں کی تحسین فرمائی۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شیطان نے میرے دل میں وسوسہ پیدا کر دیا یہاں تک کہ میرا چہرہ سرخ ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میری یہ حالت دیکھی تو میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اخْسِئِ الشَّيْطَانَ عَنْهُ، يَا أُبَيُّ، أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، فَقُلْتُ: رَبِّ! خَفِّفْ عَنْ أُمَّتِي، ثُمَّ أَتَانِي الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ. فَقُلْتُ: رَبِّ! خَفِّفْ عَنْ أُمَّتِي، ثُمَّ أَتَانِي الثَّالِثَةَ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَتَانِي الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». [صحيح مسلم:۸۲۳]

''اے اللہ! اُبی سے شیطان کو دور کر دے۔ پھر فرمایا: اے اُبی! اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری طرف ایک آنے والا آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو قرآن کریم ایک حرف پر پڑھنے کا حکم دیتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ! میری اُمت پر آسانی فرمایئے۔ پھر وہ دوسری مرتبہ آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو دو حرفوں پر پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ! میری اُمت پر آسانی فرمایئے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آیا اور اسی طرح کہا میں نے بھی ویسے ہی درخواست کی۔ پھر وہ چوتھی مرتبہ آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو سات حروف پر قرآن پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔''

◉ عن أبيّ بن كعب أنّ النبيّ ﷺ كان عند أضاة بني غفّار، فأتاه جبريل، فقال: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ». قال: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثم أتاه الثانية، فقال: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ». فقال: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ» ثم جاءه الثالثة. فقال: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ». فقال: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ» ثم جاءه الرابعة. فقال: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوْا». [صحيح مسلم:۸۲۱]

'' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی غفار کے تالاب کے پاس موجود تھے کہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ ﷺ کے لئے حکم خداوندی ہے کہ اپنی اُمت کو ایک لہجہ پر قرآن مجید پڑھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے معافی و مغفرت کا طلب گار ہوں، میری امت ایک لہجہ پر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر اللہ کے حکم سے جبریل علیہ السلام دوسری مرتبہ تشریف لائے اور کہا آپ اپنی امت کو دو لہجات پر پڑھایئے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی بات دہرائی۔ جبریل علیہ السلام تیسری مرتبہ تشریف لائے اور کہا کہ آپ کے لئے اللہ کا حکم ہے کہ تین لہجات پر پڑھایئے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی بات دہرائی۔ جبریل علیہ السلام چوتھی مرتبہ آئے اور کہا کہ آپ اپنی اُمت کو سات لہجات میں پڑھایئے۔ ان میں سے جس کے مطابق پڑھیں گے درستی کو پالیں گے۔''

صحیح مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں شعبہ کے طریق سے ایک روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

«يَا أُبَيُّ! إِنِّي أُقْرِئْتُ الْقُرْآنَ فَقِيْلَ لِيْ: عَلٰى حَرْفٍ أَوْ حَرْفَيْنِ؟ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِيَ: قُلْ: عَلٰى حَرْفَيْنِ. قُلْتُ: عَلٰى حَرْفَيْنِ. فَقِيْلَ لِيْ: عَلٰى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ؟ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِيَ: قُلْ عَلٰى ثَلَاثَةٍ. قُلْتُ عَلٰى ثَلَاثَةٍ. حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ، إِنْ قُلْتَ: سَمِيْعًا عَلِيْمًا، عَزِيْزًا حَكِيْمًا، مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ». [صحيح مسلم:٨٢٠]

''اے اُبی! میں تلاوت قرآن کر رہا تھا کہ مجھ سے کہا گیا ایک حرف پر یا دو حرفوں پر؟ میرے ساتھ موجود فرشتے نے کہا: آپ کہیں کہ دو حرفوں پر، پس میں نے کہا: دو حرفوں پر۔ پھر مجھ سے دریافت کیا گیا دو حرفوں پر یا تین حرفوں پر؟ میرے ساتھ موجود فرشتے نے کہا کہ آپ کہیں تین حرفوں پر۔ یہاں تک کہ معاملہ سات حروف پر جا پہنچا۔ پھر کہا گیا: ان میں سے ہر حرف کافی وشافی ہے۔ آپ سمیعا علیماً پڑھیں یا عزیزا حکیماً۔ اور عذاب والی آیت کو رحمت والی آیت کے ساتھ یا رحمت والی کو عذاب والی کے ساتھ خلط نہ کریں۔

◉ مسند احمد میں ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جبریل علیہ السلام سے مراء کے پتھروں کے قریب ملے تو آپ نے ان سے فرمایا:

«إِنِّي بُعِثْتُ إِلٰى أُمَّةٍ أُمِّيِّيْنَ فِيْهِمُ الشَّيْخُ الْفَانِيْ، وَالْعَجُوْزُ الْكَبِيْرَةُ، وَالْغُلَامُ» قَالَ: «فَمُرْهُمْ فَلْيَقْرَؤُوا الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». [مسند أحمد: (١٣٢/٥) ٢١٢٨٤، ٢١٢٨٥]

''میں ایسی اُمت کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جس میں بوڑھے، کمزور اور غلام لوگ ہیں۔ پس جبریل علیہ السلام کہنے لگے: ان کو حکم دیجیے کہ وہ سات حرفوں میں قرآن کی تلاوت کریں۔''

◉ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَقِيْتُ جِبْرِيْلَ عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ! إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلٰى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ، وَالْغُلَامِ، وَالْجَارِيَةِ، وَالشَّيْخِ الْفَانِي الَّذِي لَا يَقْرَأُ كِتَابًا قَطُّ». فقال: «إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». [مسند أحمد:٤٠٠/٥]

''میں جبریل علیہ السلام سے مراء کے پتھروں کے پاس ملا، میں نے کہا: اے جبریل! میں اَن پڑھ اُمت کی طرف بھیجا گیا ہوں جس میں عورتیں، بچے، غلام، لونڈیاں، بوڑھے اور ایسے لوگ ہیں جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: بے شک قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے۔''

◉ مسند احمد میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جبریل علیہ السلام سے مراء کے پتھروں کے پاس ملے پس وہ کہنے لگے:

«إِنَّ أُمَّتَكَ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَمَنْ قَرَأَ مِنْهُمْ عَلٰى حَرْفٍ فَلْيَقْرَأْ كَمَا عَلِمَ، وَلَا يَرْجِعْ عَنْهُ». [مسند الإمام أحمد:٣٨٥/٥]

◉ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت اس طرح ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَتَانِي مَلَكَانِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَقْرِءْهُ. قَالَ: عَلٰى كَمْ؟ قَالَ: عَلٰى حَرْفٍ. قَالَ:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زِدْهُ، قَالَ: حَتّٰى بَلَغَ إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» . [مسند الإمام أحمد:۱۲۵/۵]

''میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگا: انہیں پڑھایئے، دوسرے نے کہا: کتنے حروف پر؟ اس نے کہا: ایک حرف پر۔ دوسرے نے مزید کا مطالبہ کیا یہاں تک کہ معاملہ سبعہ احرف تک پہنچ گیا۔''

◉ اسی طرح سنن نسائی میں بھی سلیمان بن صرد کی یہی روایت الفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ مذکور ہے۔

[سنن النسائي الكبرىٰ:۱۰۵۰۶]

◉ تفسیر ابن جریر میں اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ان الفاظ میں مذکور ہے۔

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ میں نے ایک شخص کی قراءت سنی، میرے دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ یہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھی ہے۔ پس ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہی قراءت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تحسین فرمائی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تو اس اس طرح پڑھائی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قراءت کی بھی تحسین فرمائی۔ پھر میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا:

''اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْ أُبَيٍّ الشَّكَّ .'' ''اے اللہ! اُبی سے شک کو دور کر دے۔''

حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پسینے میں شرابور ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اِقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، وَقَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ. فَقُلْتُ: زِدْنِي. فَقَالَ: اِقْرَأْ عَلٰى حَرْفَيْنِ، حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ، فَقَالَ: اِقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» .

''میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ایک نے کہا: قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، اور دوسرے نے کہا: اس میں زیادتی کروایئے۔ میں نے کہا اس سے زیادہ کیا جائے۔ تو پہلے نے کہا: دو حرفوں پر پڑھیے۔ یہاں تک کہ معاملہ سات حروف تک پہنچ گیا۔ تو اس (فرشتے) نے کہا: سات حروف پر تلاوت فرمایئے۔''

◉ ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَتَانِي جِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اِقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ مِيكَائِيْلُ: اِسْتَزِدْهُ، قَالَ: اِقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ، مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ أَوْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ» . [مسند أحمد:۴۱/۵]

''جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام میرے پاس آئے۔ جبریل علیہ السلام فرمانے لگے: قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، میکائیل علیہ السلام فرمانے لگے کہ اس میں زیادتی کروایئے۔ تو (جبریل علیہ السلام) کہنے لگے: سات حروف پر پڑھئے۔ ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے تاوقتیکہ آپ عذاب کی آیت رحمت سے یا رحمت کو عذاب سے مخلوط نہ کر دیں۔''

◉ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أُنزِلَ الْقُرْءَانُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ » [مسند أحمد:۱۱۴/۵]

''قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔''

◉ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاعْمَلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ إِلٰى عَالِمِهِ» . [مسند أحمد: (۲/۳۰۰)۷۹۷۶]
''قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا، اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ یہ الفاظ آپ نے تین بار اِرشاد فرمائے۔ اس میں سے جس چیز کا تم کو علم ہوجائے اس پر عمل کرو۔ اور جس سے تم نابلد ہو اس کو عالم کی طرف لوٹا دو۔''

◉ ام ایوب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، أَيُّهَا قَرَأْتَ أَجْزَأَكَ» . [مسند أحمد: ۲۷۵۵۰]
''قرآن کریم سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے، تم جس پر بھی پڑھو گے کفایت کر جائے گا۔''

◉ حضرت ابی جُہیم رضی اللہ عنہ سے ایک روایت

حضرت ابو جُہیم رضی اللہ عنہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں کا ایک قرآنی آیت میں اختلاف ہوگیا، دونوں کا خیال تھا کہ اُنہوں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سیکھی ہے، لہٰذا وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوگئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، فَلَا تَمَارَوْا بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ مِرَاءً فِيْهِ كُفْرٌ» .
[فضائل القرآن: ۳۳۷]
''یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے، تم اس میں جھگڑا مت کرو، بے شک قرآن کریم میں جھگڑنا کفر ہے۔''

◉ مسند احمد میں اَبو جُہیم رضی اللہ عنہ کی یہی روایت کچھ مختلف اَلفاظ کے ساتھ یوں بیان کی گئی ہے:
دو آدمیوں کا قرآن کریم کی آیت میں اختلاف ہوگیا۔ دونوں کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے اَخذ کیا ہے۔ دونوں نے جب آپ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
«اَلْقُرْآنُ يُقْرَأُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، فَلَا تَمَارَوْا فِي الْقُرْآنِ ، فَإِنَّ مِرَاءً فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ»
[مسند أحمد: ۴/۱۶۹]
''قرآن کریم کو سات حرفوں پر پڑھا جا سکتا ہے، پس تم قرآن میں جھگڑا مت کرو، کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

◉ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں کا قرآن کریم کی ایک قراءت میں اختلاف ہو گیا۔ اور دونوں کا دعویٰ تھا کہ ہم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے اَخذ کی ہے۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا گوش گزار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
«إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، فَأَيَّ ذٰلِكَ قَرَأْتُمْ أَحْسَنْتُمْ ، فَلَا تَمَارَوْا فِيْهِ ، فَإِنَّ الْمِرَاءَ فِيْهِ كُفْرٌ» . [مسند أحمد: ۴/۲۰۵]
''بے شک یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، پس تم (ان میں سے) جو قراءت بھی کرو گے درست ہوگی، قرآن کریم میں جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

◉ مسند احمد میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ والی یہی حدیث انہی الفاظ کے ساتھ بیان کی گئی ہے لیکن اس کے اَخیر میں یہ الفاظ ہیں: «فَإِنَّ الْمِرَاءَ فِيْهِ كُفْرٌ أَوْ آيَةُ الْكُفْرِ» . [مسند أحمد: ۴/۲۰۵]
''اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے یا کفر کی ایک نشانی ہے۔''

◉ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
«كَانَ الْكِتَابُ الْأَوَّلُ نَزَلَ مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ مِنْ سَبْعَةِ أَبْوَابٍ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ: زَاجِرٍ وَآمِرٍ وَحَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَأَمْثَالٍ، فَأَحِلُّوْا حَلَالَهٗ، وَحَرِّمُوْا حَرَامَهٗ، وَافْعَلُوْا مَا أُمِرْتُمْ، وَانْتَهُوْا عَمَّا نُهِيتُمْ عَنْهُ، وَاعْتَبِرُوْا بِأَمْثَالِهٖ، وَاعْمَلُوْا بِمُحْكَمِهٖ، وَآمِنُوْا بِمُتَشَابِهِهٖ وَقُوْلُوْا: ﴿ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا﴾» .
[المستدرك على الصحيحين:۳۱۷/۲]

''پہلی کتاب ایک طریق پر اور ایک ہی 'حرف' پر نازل ہوئی تھی، جبکہ قرآن کریم سات طرق سے، سات حروف پر اس طرح نازل ہوا ہے کہ اس میں اَمر و نہی اور حلال و حرام اور محکم و متشابہ اور امثال ہیں۔ لہٰذا تم اس کے حلال کئے ہوئے کو حلال جانو اور اس کے حرام کئے ہوئے کو حرام سمجھو۔ قرآن جو تمہیں حکم دیتا ہے وہی بجالاؤ اور جس سے روکتا ہے اس سے اجتناب کرو اور اس کی دی ہوئی مثالوں سے عبرت پکڑو۔ قرآن کے محکم پر عمل کرو، متشابہ پر ایمان لاؤ اور اس اَمر کا اقرار کرو کہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور ہم اسی پر ایمان لائے۔''

سبعہ اَحرف سے مراد

◉ ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سبعہ اَحرف سے متعلق تمام اَحادیث تواتر کے ساتھ منقول ہیں، سوائے ایک حدیث، جو کہ سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
«نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ» . [فضائل القرآن:ص۳۳۹، رواه أحمد من طريق عفان :۲۰۳۱۱]
''قرآن تین حروف پر نازل کیا گیا ہے۔''

◉ ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
''مشہور اور صحیح روایت سبعہ والی ہے۔ لیکن سبعہ کا قطعی مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک حرف سات وجوہ میں پڑھا جائے، جس کی مثال ناپید ہے۔''

ہمارے نزدیک سبعہ اَحرف سے مراد یہ ہے کہ لغات عرب میں سے سات متفرق لغات پورے قرآن میں نازل کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک حرف ایک قبیلے کی لغت پر، دوسرا حرف پہلے سے مختلف دوسرے قبیلے کی لغت پر اور تیسرا ان دونوں سے مختلف کسی اور قبیلے کی لغت پر مشتمل ہے۔ بقیہ چار حروف کا معاملہ بھی اسی طرح ہے اور ان میں سے بعض لغات پر قرآن کا زیادہ حصہ مشتمل ہے جبکہ بعض پر کم۔

کلبی رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
«نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعِ لُغَاتٍ، مِنْهَا خَمْسٌ بِلُغَةِ الْعَجُزِ مِنْ هَوَازِنَ»
''قرآن کریم سات لغات پر نازل کیا گیا ہے ان میں سے پانچ ہوازن میں سے عجز کی ہیں۔''
[فضائل القرآن:ص۳۴۰، إسناده ضعيف جدا من أجل الكلبي]

ابوعبید رحمہ اللہ مزید رقمطراز ہیں: عجز میں بنو اَسعد بن بکر، جشم بن بکر، نصر بن معاویہ اور ثقیف شامل ہیں، جو کہ علیا ہوازن ہیں۔ ان کے بارے میں ابوعمرو بن العلاء رحمہ اللہ کہتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أفصح العرب عليا هوازن وسفلى تميم يعني بني دارم"
''سب سے زیادہ فصیح علیا ہوازن اور سفلی تمیم یعنی بنی دارم ہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

''لا يملى في مصاحفنا إلا غلمان قريش أو ثقيف'' [مقدمہ تفسیر ابن کثیر]

ابن جریرؒ کا خیال ہے کہ یہ دولغتیں قریش اور خزاعہ ہیں۔[تفسیر ابن جریر:۱/۶۱]

قتادۃ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے، لیکن ان کی لقاء ثابت نہیں ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے ایک آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس کے متعلق ایک شعر پڑھا۔ یعنی انہوں نے شعر کو قرآن کی تفسیر کے طور پر پیش کیا۔

ھشیمؒ کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے آیت ﴿ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴾[الإنشقاق:۱۷] تلاوت کی اور اس کے ساتھ یہ شعر پڑھا:

أن لا قلائصاً حقائقاً مستوسقات لو يجدن سائقا

ایک مقام پر ابن عباسؓ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴾[النازعات:۱۴] کے بارے میں فرمایا اس سے مراد زمین ہے اور اس کے بعد اُمیہ بن اَبی صلت کا یہ قول نقل کیا:

''عندهم لحم بحر ولحم ساهرة'' [فضائل قرآن:۳۴۴]
''ان کے پاس سمندر اور زمین (خشکی) کا جانور ہے۔''

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں آیت ﴿ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ ﴾[الانعام:۱۴] کا معنی نہیں جانتا تھا یہاں تک کہ میں نے دو اعرابیوں کو ایک کنویں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہوئے سنا، جن میں سے ایک کہہ رہا تھا 'أنا فطرتها' یعنی 'میں نے اس کی اِبتدا کی ہے۔' [فضائل قرآن:۳۴۵]

ابن جریر طبریؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم عرب کی تمام لغات کی بجائے چند لغات پر نازل کیا گیا۔ جبکہ معلوم ہے کہ عرب میں لغات سات سے زیادہ رائج ہیں۔ امام صاحب سے دریافت کیا گیا کہ سبعہ اَحرف سے متعلق آپ نے جو قول اختیار کیا ہے یہ ان اَقوال سے مطابقت نہیں رکھتا جن میں کہا گیا ہے کہ سبعہ اَحرف سے مراد اَمر و زجر، ترغیب وترہیب، قصص ومثل اور اس سے ملتے جلتے دیگر اَقوال ہیں جبکہ ان کے اِختیار کرنے والوں میں آئمہ سلف اور اُمت کے بہترین لوگ شامل ہیں۔ طبریؒ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اگر ان لوگوں نے سبعہ اَحرف کے ذیل میں یہ اَقوال اختیار کیے ہوتے تو پھر تو یہ ہمارے قول کے مخالف ہوتے، جبکہ انہوں نے 'سبعہ اَحرف' سے سات وجوہ مراد لی ہیں اور انہوں نے جو اَمر و زجر کے اَقوال اختیار کیے ہیں وہ دراصل اس حدیث کے ذیل میں ہیں جس میں فرمایا گیا ہے کہ قرآن کو جنت کے سات دروازوں سے نازل کیا گیا ہے۔ حضرت ابن مسعود اور ابی بن کعبؓ روایت کرتے ہیں:

''إن القرآن نزل من سبعة أبواب الجنة .'' [طبري:۱/۴۷]
''بے شک قرآن کریم جنت کے سات دروازوں میں سے نازل کیا گیا ہے۔''

ابن جریرؒ فرماتے ہیں کہ جنت کے سات دروازے دراصل اَمر نہی، ترغیب وترہیب اور قصص ومثل کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معانی پر مشتمل ہیں، جب انسان ان کے اَوامر و نواہی پر عمل پیرا ہوگا تو اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔

اَب اس کی مزید وضاحت پیش خدمت ہے:

بے شک شارع نے اُمت کو سبعہ اَحرف پر تلاوت کی اِجازت مرحمت فرمائی ہے پھر جب اَمیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کا قراءات میں اختلاف ملاحظہ کیا جس سے کلمات کے منتشر ہونے کا شدید خدشہ پیدا ہوگیا تھا، تو انہوں نے تمام لوگوں کو ایک حرف پر جمع کر دیا اور اُمت نے اِطاعت کے ذریعے آپ کی توثیق کی، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کام رشد و ہدایت کے ساتھ سرانجام دیا ہے، چنانچہ تمام لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی اِطاعت میں بقیہ چھ حروف کی قراءت ترک کر دی یہاں تک کہ اُمت میں ان حروف کی معرفت مٹ گئی اور ان کے آثار مفقود ہوگئے۔ تو اب کسی کے لیے کوئی روا نہیں ہے کہ وہ ان حروف پر مشتمل قراءت کرے۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ اِجازت کس نے دی تھی کہ وہ ایسی قراءت کو ترک کر دیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہو اور اس کے پڑھنے کا حکم بھی جاری کیا ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم فرض یا وجوب کے طور پر نہیں تھا بلکہ رخصت اور اباحت پر محمول تھا، کیونکہ اگر ان تمام حروف کی قراءت واجب ہوتی تو ان میں سے ہر حرف کا علم بھی لازم ہوتا اور اس طرح کا کوئی بھی عذر ختم ہوجاتا اور قراءت کے بارے میں شک زائل ہوجاتا۔ ان حروف کے ترک کرنے سے یہ دلیل واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ قراءات میں اختیار دیا گیا تھا۔ البتہ جو اختلاف، قراءات میں کسی حرف کے رفع، نصب، جر، سکون، حرکت اور ایک حرف کی جگہ پر دوسرے حرف کی صورت میں ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: «أُمِرْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» کے ذیل میں ہے، کیونکہ ایک قول کے مطابق اس طرح کا اختلاف کفر نہیں ہے۔ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان کے مطابق سبعہ اَحرف میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ [تفسیر ابن جریر: ۱/۴۹]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله ﷺ فاستمعت لقراءته فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرءنيها رسول الله ﷺ فكدت أساوره في الصلاة فانتظرته حتى سلم، ثم لببته بردائه -أو بردائي- فقلت: من أقرأك هذه السورة؟ فقال: أقرأنيها رسول الله ﷺ. فقلت له: كذبت فوالله! أن رسول الله ﷺ أقرأني هذه السورة التي سمعتك تقرأها. فانطلقت أقوده إلى رسول الله ﷺ، فقلت: يارسول الله! إني سمعت هذا يقرأ بسورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها وأنت أقرأتني سورة الفرقان. فقال رسول الله ﷺ: «أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ! اِقْرَأْ يَا هِشَامُ!». فقرأ هذه القرائة التي سمعته يقرؤها. قال رسول الله ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثم قال رسول الله ﷺ: «إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ».

اس حدیث کو صحیح بخاری [۲۴۱۹]، صحیح مسلم [۲۷۰]، ابوداؤد [۱۴۷۵]، سنن ترمذی [۲۹۴۳] میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے جب ان کی قراءت کی طرف کان لگائے تو وہ ایسے بہت سے حروف پر پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر جھپٹ پڑوں، لیکن میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرلیا۔ پھر میں نے ان کو ان کی (یا فرمایا اپنی) چادر سے کھینچا اور پوچھا کہ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورت مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم غلط کہتے ہو اللہ کی قسم یہ سورت جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے ۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے ان کو سورۃ الفرقان ان حروف پر پڑھتے ہوئے سنا جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے حالانکہ آپ ہی نے سورۃ الفرقان مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! ان کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا اے ہشام تم پڑھو تو انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے ان کو پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یہ سورت) اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جو آسان ہو وہ پڑھو۔''

مسند احمد میں ہے کہ ایک شخص نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس قراءت کی تو آپ پر کچھ تغیرات کے ساتھ پڑھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ میں نے جب نبی اکرم ﷺ پر قراءت کی تو آپ ﷺ نے تو مجھے یہ تغیرات نہ بتلائے۔ راوی کہتے ہیں کہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاس جھگڑا کرتے ہوئے پہنچ گئے۔ اس شخص نے نبی کریم ﷺ کے سامنے قراءت کی تو آپ ﷺ نے اس کی تحسین فرمائی روای کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں کچھ کھٹکنے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَا عُمَرُ! إِنَّ الْقُرْآنَ كُلَّهُ صَوَابٌ ، مَا لَمْ يُجْعَلْ مَغْفِرَةً عَذَابًا أَوْ عَذَابًا مَغْفِرَةً» . [۱۶۴۱۸]

''قرآن (میں) یہ سب عین صواب ہے، جب تک کہ تو رحمت کو عذاب اور عذاب کو رحمت سے نہ تبدیل کرے۔''

علماء کے مابین احرف سبعہ کے مفہوم کی تعیین میں شدید اختلاف وقوع پذیر ہوا ہے۔ اَحرف سبعہ کے مفہوم سے متعلق اَبوحاتم محمد بن حبان نے تقریباً ۳۵/ اقوال ذکر کیے ہیں۔ ان میں سے پانچ اَقوال پیش خدمت ہیں:

① سبعہ اَحرف سے الفاظ مختلفہ کے ساتھ متقارب معانی کی سات وجوہ مراد ہیں۔

جیسا کہ أقبل ، تعال اور ھلم وغیرہ۔ اس قول کو اختیار کرنے والے عبداللہ بن وہب، ابوجعفر ابن جریر اور طحاوی رحمہم اللہ وغیرہم ہیں۔

طحاوی رحمہ اللہ اس سلسلہ میں اَبوبکرۃ کی حدیث نقل کرتے ہیں:

«أَتَانِي جِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اِقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ مِيكَائِيْلُ: اِسْتَزِدْهُ ، قَالَ: اِقْرَأْ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ ، مَا لَمْ تُخْتَمْ آيَةُ رَحْمَةٍ بِآيَةِ عَذَابٍ أَوْ آيَةُ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ» . [مسند أحمد: ۵/۴۱]

''جبریل اور میکائیل علیہما السلام میرے پاس آئے۔ پس جبریل علیہ السلام فرمانے لگے: قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھیے، میکائیل علیہ السلام فرمانے لگے کہ اس میں زیادتی کروائیے۔ تو (جبریل علیہ السلام) کہنے لگے: سات حروف پر پڑھیے۔ ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے تاوقتیکہ آپ عذاب کی آیت رحمت سے یا رحمت کو عذاب سے مخلوط نہ کردیں۔''

اسی طرح اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ آیت: ﴿ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ﴾ [الحدید:۱۳] میں 'للذین ءامنوا أمهلونا'، 'للذین ءامنوا أخرونا'، 'للذین ءامنوا ارقبونا' بھی پڑھتے تھے۔ اور اسی طرح آیت: ﴿ كُلَّمَاۤ اَضَاۤءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ﴾ [البقرۃ:۲۰] میں 'مروا فیه' اور 'سعوا فیه' پڑھتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''لوگوں کے لیے قرآن کریم کو سات لغات پر پڑھنا رخصت کے طور پر تھا اور اس وقت تک تھا جب لوگوں کے لیے لغت قریش پر تلاوت کرنا دشوار تھا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے کتابت، ضبط اور حفظ کے علم سے نابلد ہونے کی بناء پر اس طرح پڑھایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ، قاضی باقلانی رحمہ اللہ اور ابو عمر بن عبد البر رحمہ اللہ کا دعویٰ ہے کہ یہ رخصت ابتدائی زمانہ تک محدود تھی پھر یہ رخصت حفظ میں آسانی، کتابت کے علم سے واقفیت اور ضبط کی کثرت کے باوصف زائل کر دی گئی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک قراءت پر جمع کر دیا تھا۔ اور انہوں نے پوری اُمت کو ایک قراءت پر اس لیے جمع کیا تھا، کیونکہ لوگ قراءات میں اختلاف کی بناء پر ایک دوسرے کی تکفیر کرنے لگے تھے۔ تو انہوں نے لوگوں کے لیے ایک مصحف امام مرتب فرمایا اور یہ اس پر مشتمل تھا جو عرضۂ اَخیرہ میں رسول اللہ ﷺ پر پڑھا گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اختلاف اور تفرقہ بازی کو ختم کرنے کے لیے اس کے علاوہ بقیہ تمام قراءتوں کی تلاوت سے منع فرما دیا۔''

② یہ کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ قرآن کے تمام اَلفاظ سات حروف پر نازل کیے گئے ہیں بلکہ کچھ الفاظ کچھ حروف پر مشتمل ہیں اور کچھ الفاظ دیگر حروف پر۔

◉ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ﴿ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ﴾[المائدۃ:٦٠] اور ﴿ يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ ﴾[یوسف:١٢] میں سات لغات بیان کی ہیں۔

◉ قاضی باقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ قرآن کریم کو لغت قریش میں نازل کیا گیا ہے، اس کا مطلب ہے کہ قرآن کریم کا ایک بڑا حصہ اس لغت پر مشتمل ہے نہ کہ سارے کا سارا قرآن لغت قریش پر نازل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ﴿قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا ﴾[یوسف:٢] فرمایا ہے نہ کہ 'قرشیا' اور عرب کا اسم تمام قبائل کو شامل ہے نہ کہ کسی ایک قبیلے کو۔''

◉ شیخ ابو عمر بن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لأن غير لغة قريش موجودة في صحيح القراءات كتحقيق الهمزات ونحوها، فإن قريشا لا تهمز ." [تفسير القرطبي]

''قراءاتِ قرآنیہ میں قریش کے علاوہ دیگر لغات کی ایک دلیل تحقیق ہمزات کی موجودگی ہے، حالانکہ قریشی لغت میں ایسا نہیں ہے۔''

قرآن کریم میں قریشی لغت کے علاوہ دیگر لغات کی موجودگی کی ایک اور دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہ کا وہ فرمان ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں ﴿ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ﴾[الانعام:١٤] کے معنی سے ناواقف تھا، حتی کہ میں نے ایک اعرابی کو ایک کنویں کے بارے میں کہتے ہوئے سنا 'أنا فطرتها'، اس کی ابتدا میں نے کی ہے۔'

◉ یہ کہ قرآن کی سات لغات مضر قبیلے پر منحصر ہیں، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قرآن کریم لغت قریش پر نازل کیا گیا ہے۔ اور اہل نصب کے صحیح قول کے مطابق بنو نضر بن الحارث ہی قریش ہیں۔ جس کی تائید سنن ابن ماجہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ امام باقلانی رحمہ اللہ بعض علماء کی طرف سے بیان کرتے ہیں:

''وجوہ قراءات سات اشیاء کی طرف لوٹتی ہیں، پہلا یہ کہ جس میں حرکت کی ،صورت کی اور نہ ہی معنی کی تبدیلی ہوتی ہے۔ جیسے ﴿وَيَضِيقُ صَدْرِي﴾ [الشعراء:١٣] اور 'یضیق'

دوسرا جس میں صورت میں تبدیلی تو نہ ہو البتہ معنی تبدیل ہوجائے جیسے: ﴿ فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا ﴾ [سبا:١٩] اور ﴿ فَقَالُوا رَبُّنَا بَعَّدَ بَيْنَ أَسْفَارِنَا ﴾۔

صورت، معنی اور حرف تینوں میں اختلاف جیسے: ﴿ نُنشِزُهَا ﴾ اور ﴿ نُنشِرُهَا ﴾

کلمہ کی تبدیلی کے ساتھ معنی تبدیل نہ ہو جیسے ﴿ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ﴾ اور 'کالصوف المنفوش'۔

کلمہ اور معنی دونوں کی تبدیلی جیسے ﴿وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ﴾ اور 'طلع منضود'۔

تقدیم و تاخیر کا اختلاف جیسے ﴿وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ﴾ اور 'سکرة الحق بالموت'۔

زیادتی ہو جائے جیسے: 'تسع وتسعون نعجة أنثى'، 'وأما الغلام فكان كافرا وكان أبواه مؤمنين' اور 'فإن الله من بعد إكراههن لهن غفور رحيم'۔''

⑤ یہ کہ سبعہ اَحرف سے قرآن کے معانی مراد ہیں اور وہ اَمر، نہی، وعد، وعید، قصص، مجادلہ اور اَمثال ہیں۔

◉ امام ابن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ قول ضعیف ہے، کیونکہ ان کو حروف کا نام نہیں دیا جا سکتا اور اسی طرح اس پر اجماع ہے کہ کسی حلال چیز کو حلال کرنے اور معانی کی تغییر میں توسع نہیں ہے۔''

◉ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اکثر علماء جیسا کہ داودی اور ابن ابی صفرۃ وغیرہ کا خیال ہے:

''یہ سات قراءات جو سات قراء کی جانب منسوب کی جاتی ہیں یہ وہ سات حروف نہیں ہیں جن کی صحابہ کرام قراءت کیا کرتے تھے بلکہ یہ حروف سبعہ میں سے ایک حرف ہے جس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف میں جمع فرما دیا تھا۔'' [تفسیر القرطبی:٤٦/١۔٤٧]

ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں:

''قراءِ سبعہ میں سے ہر ایک نے دوسرے قراء کی قراءت میں اجازت دی ہے اور انہیں پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ یاد رہے کہ جو قراءات ان کی طرف منسوب کی جاتی ہیں انہوں نے ان کو اس لیے اختیار کیا ہے کہ ان کے نزدیک وہ قراءات زیادہ اَولیٰ اور اَحسن ہیں۔ تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ائمہ قراءات نے قراءات کے سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اس کے متعلق بہت سی کتب تصنیف کی گئی ہیں، اس (قراءات) کے درست ہونے پر اجماع نقل کیا گیا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا حفاظتِ کتاب کا وعدہ بخوبی پورا ہو گیا ہے۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے امام قرطبی رحمہ اللہ کے الفاظ میں ابن جریر رحمہ اللہ کے مؤقف کو بیان کرکے بھرپور اَنداز میں اس کی تائید کی ہے۔ [ج۱:ص۶۱]

سابقہ مبحث سے اَندازہ ہوتا ہے کہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ سبعہ اَحرف کے ضمن میں امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کے مؤقف کے حامل ہیں اور بھرپور اَنداز میں اس کی تائید کرنے والے ہیں۔ [ج۱:ص۶۱] جن کا مؤقف ہے:

سبعہ اَحرف سے ایک ہی کلمہ میں مختلف لغات عرب کا اختلاف مراد ہے۔ جسے ہم مترادفات سے تعبیر کرتے ہیں، یعنی ایک ہی کلمہ میں اس کی جگہ مختلف الفاظ استعمال کرنے کی اجازت تھی جیسے هَلُمَّ، تَعَالَ اور أَقْبِلْ وغیرہ۔ نیز امام طبری رحمہ اللہ اور ان کے ہم خیال لوگ سبعہ اَحرف میں سے چھ حروف کے حذف، نسخ یا توقف کے قائل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مجلس التحقیق الاسلامي......ایک نظر میں

[مرکز علم وتحقیق]

عالم اِسلام میں بالخصوص اور برصغیر پاک وہند میں بالعموم فکری گروہوں کے بڑھتے ہوئے انتشار، مذہبی و مسلکی شدت پسندی، فقہی جمود وتعصب، بے لگام علم وتحقیق اور جدیدیت کے نام پر مسلمات سے انحرافات نے فکر اسلامی کو بازیچۂ اطفال بنا کے رکھ دیا تھا، چنانچہ اسلامی معاشرے میں تعصب کے بالمقابل اِفہام وتفہیم کی فضا کے قیام، جدید تقاضوں کے مطابق فکرِ سلف اور فقہائے محدثین کے نہج پر تحقیقی خطوط کی توضیح اور راہ اِعتدال کے نقوش کو پھر سے اُجاگر کرنے کے لئے ۱۹۶۸ء میں حافظ عبد الرحمٰن مدنی حفظہ اللہ کی زیر سرپرستی مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور کا قیام عمل میں لایا گیا، جو عرصہ ۴۰ سال سے مذکورہ نہج پر مسلسل خدمات سرانجام دی رہی ہے۔ مجلس التحقیق الاسلامی کے حالیہ انچارج رمنتظم حافظ انس نضر حفظہ اللہ ہیں۔ ان دنوں 'مجلس' کے تحت مندرجہ ذیل اِدارے مصروفِ عمل ہیں:

① مراکز تحقیق

* کتب لائبریری (عربی، اُردو اور انگریزی میں تقریباً ۳۰ ر ہزار مصادری کتب کا ذخیرہ)
* رسائل لائبریری (ڈیڑھ صدی میں شائع شدہ ۷۰۰ اُردو و عربی مجلّات کا مکمل ریکارڈ)
* سافٹ ویئرز وکیسٹ لائبریری (علوم قرآن وحدیث، جدید مسائل پر لیکچرز، دنیا بھر سے جمع کردہ اسلامک سافٹ ویئرز کا قیمتی ریکارڈ، مشاہیر قراء کی تلاوتیں اور مقررین کی تقاریر)

② تحقیق وتصنیف

* مختلف عالمی موسوعات کی تیاری (موسوعہ قضائیہ، موسوعہ اِشاریہ جات، موسوعہ قراءات)
* جدید موضوعات پر مضامین کی تیاری اور ماہانہ سیمینارز کا انعقاد
* تراجم کتب اور متعدد موضوعات پر کتب کی تیاری
* محققین کی تیاری (فضلاے مدارس کی تحریری صلاحیتوں کے نکھار کے لیے ایک سالہ کورس)
* دار الافتاء کا قیام
* مخصوص اوقات میں روحانی علاج معالجہ کا اہتمام

③ نشر واشاعت

* کتب کی طباعت
* میگزین کا اجرا (ماہنامہ 'محدث'، ماہنامہ 'رُشد')
* ویب سائٹس کا قیام (www.kitabosunnat.com, www.mohaddis.com)
* ایف ایم ریڈیو اور موبائل دعوہ سروس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ